REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم چہارشنبہ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۷/۱۲ ‖ ۱۰ فتح ۱۳۳۷ ہش ۱۰ دسمبر ۱۹۵۸ء ‖ نمبر ۲۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو معمول سے کہیں بڑھ کر کام کرنا ہوگا۔ اور بہت زیادہ وقت دینی امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہنا ہوگا۔ احباب ان دنوں میں خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو طاقت و ہمت عطا فرمائے۔ تاکہ اس محنت شاقہ کا حضور کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور حضور کو صحت وسلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

آئندہ سال ملک میں غذائی قلت کا کوئی خطرہ نہیں

خوراک کے لحاظ سے حالات امید افزا ہیں۔ وزیر خزانہ جناب محمد شعیب کا اعلان

ڈھاکہ ۹ دسمبر۔ وزیر خزانہ جناب محمد شعیب نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ آئندہ سال غذائی قلت پیدا ہونے کا کوئی خطرہ نہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے یہ محسوس کرکے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ کہ اس لحاظ سے حالات امید افزا ہیں۔ وزیر خزانہ گورنمنٹ ہاؤس میں کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا یہ بات بڑی افسوسناک ہے کہ ہمیں اپنے قیمتی زرمبادلہ کا ایک معقول حصہ غذائی اجناس کی درآمد پر صرف کرنا پڑتا ہے۔ اب حکومت طویل اور قلیل میعاد کے ایسے ہر ممکن اقدامات پر غور کر رہی ہے۔ جو غذائی پیداوار میں اضافے کا موجب ہوسکتے ہیں۔ دوران گفتگو میں آپ نے یقین دلایا۔ کہ حکومت ملکی معیشت کی بحالی کے لئے غیر ضروری اخراجات میں سختی سے ہر ممکن کمی کرے گی۔ آپ نے لوگوں پر زور دیا۔ کہ وہ روپیہ بچانے کی عادت ڈالیں تاکہ ترقیاتی منصوبوں کے لئے سرمایہ مہیا ہوسکے:

دوست امداد درویشان کی طرف توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

اب سردی کا موسم ہے۔ اور جلسہ سالانہ بھی قریب آرہا ہے جبکہ خدا کے فضل سے کئی درویش جلسہ کی شرکت کے لئے یہاں آئیں گے۔ اور انہیں امداد کی ضرورت ہوگی۔ نیز درویشوں کے بہت سے رشتہ دار بھی جو پاکستان میں ہیں قابل امداد ہیں۔ لہذا احباب کرام اس کار خیر کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں وجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۸/۱۲/۵۸

دنیا کی آبادی میں سالانہ تین کروڑ کا اضافہ

ٹوکیو ۹ دسمبر۔ معاشرتی خدمت کی نویں بین الاقوامی کانفرنس یہاں ختم ہوگئی ہے۔ سات روزہ اجلاس کے دوران کانفرنس میں آبادی میں روز افزوں اضافہ اور دیگر متعدد معاشرتی مسائل پر بحث کی گئی۔ کانفرنس میں بیالیس ایشیائی اور مغربی ملکوں کے ایک ہزار چھ سو مندوبین نے حصہ لیا۔ کانفرنس میں پیش کردہ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ صحت معالجہ میں ترقی کی وجہ سے دنیا کی آبادی میں ہر سال ۳ کروڑ سے زیادہ افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے پسماندہ ممالک میں تشویشناک اقتصادی، سماجی اور نفسیاتی حالات پیدا ہوگئے ہیں۔

بورقیبہ کے قتل کی سازش کا اعتراف

لندن ۹ دسمبر۔ تونس کے سفارت خانہ نے "مصری فدایان" کے ایک افسر محمد فواد السید عبدالمجید سلیمان سے پوچھ گچھ کے متعلق سات صفحات کی ایک رپورٹ اخبارات کو بھیجی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ افسر صدر بورقیبہ کو قتل کرنے کی کوشش کے لئے تونس بھیجا گیا تھا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کراکر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ دسمبر ۱۹۵۸ء

اخلاقی انحطاط

انسان کی ظاہرا ضروریات بے شک مادی اشیاء سے وابستہ ہیں اور ایک عام حیوان کی طرح انسان کو بھی اپنی مادی بقا کے لئے مادی اشیاء کی ضرورت ہے۔ اس لئے انسان کو جو اللہ تعالےٰ نے عقل دی ہے۔ وہ اس لئے بھی دی ہے کہ ہم اپنی ضروریات زندگی حاصل کرنے میں اس سے مدد لیں۔ چنانچہ آغاز ہی سے انسان اپنی خوراک حاصل کرنے اور گرمی سردی سے بچنے اور قدرتی عناصر کے ضرر رساں اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے اپنی عقل سے مدد لیتا رہا ہے۔ اور آہستہ آہستہ قدرت کی قوتوں سے اس معاملہ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتا رہا ہے۔ اور کرتے کرتے اب اس نے ایسی ترقی حاصل کرلی ہے۔ کہ جیسا کہ ایک مغربی دانشمند نے کہا ہے۔ کہ وہ پرندوں کی طرح ہوا میں اڑسکتا ہے۔ اور مچھلی کی طرح پانی میں تیر سکتا ہے۔

مادی ترقی کا اب تو یہ عالم ہے کہ چاند پر کمندیں ڈالنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اور خلا میں سیاروں کی طرح پرواز کی سوجھ رہی ہے۔ بجلی اور مقناطیس کی طاقتوں سے انسان ایسے کام لینے لگا ہے۔ کہ جو کبھی وہم و تصور میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ تار بے تار برقی۔ ریڈیو وغیرہ ایسی مادی ایجادیں کرلی ہیں۔ اسی طرح عقل کے ذریعہ انسان نے بے شمار سامان آرام اور عیش کے بہم پہونچا لئے ہیں۔ لیکن جیسا کہ اس مغربی دانشمند نے کہا ہے۔ آج انسان پرندوں کی طرح ہوا میں اڑ سکتا ہے۔ اور پانی میں مچھلی کی طرح تیر سکتا ہے۔ لیکن اس کو زمین پر انسانوں کی طرح رہنا بھی نہیں آیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں وہ مادی ایجادات میں زیادہ سے زیادہ ترقی کرتا جاتا ہے۔ توں توں اسکے حیوانی جذبات زیادہ سے زیادہ ابھرتے جاتے ہیں۔ آخر جب ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا گیا تھا اور لاکھوں انسانوں کو ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی زندگی کو دیدہ دانستہ ضرر پہنچایا گیا تھا۔ تو کیا یہ انسانیت کا انحطاط نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان اخلاقی لحاظ سے بالیقین انحطاط کی طرف جارہا ہے ایک معمولی سی بات الفائے وعدہ ہے۔ افراد کو تو جانے دیجئے کیا حیرت ناک نہیں ہے۔ کہ بڑی بڑی اقوام جو باہم بڑے طمطراق سے معاہدے کرتی ہیں۔ جب دیکھتی ہیں کہ ان میں ان معاہدوں کی خلاف ورزی کی طاقت ہے۔ تو وہ اپنے مفاد پر ان کو قربان کر دیتی ہیں۔ اور ان دستاویزوں کو جن پر بڑی سنجیدگی سے یہ معاہدے تحریر کئے جاتے ہیں۔ جب چاہتی ہیں ان کو ردی کا ٹکڑا قرار دے دیتی ہیں۔ اور طرح طرح کے بہانے بنا کر معاہدوں کی پابندی سے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے دیتی ہیں۔

الغرض آج افراد اور اقوام کے نزدیک وعدہ خلافی کو کوئی جرم ہی نہیں سمجھا جاتا۔ اور صرف وقتی مفاد پر تمام دیانت کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ اس پر بھی ہم اپنی تہذیبی اور تمدنی ترقی پر بڑے نازاں ہیں۔ حالانکہ کچھ عرصہ ہوا جب نئی تہذیب کے چراغ ابھی روشن نہیں ہوئے تھے۔ ہمارے غیر مہذب کہلانے والے آباؤ اجداد وعدہ خلافی کو موت سمجھتے تھے۔ تحریروں پر کاتب ہی کسی شخص کا کوئی نشان مقرر کر دیتا تھا۔ اور وہ اس کا پابند ہو جاتا تھا۔ مگر آج یہ حالت ہے کہ اپنے دستخطوں سے بھی انکار کر دیا جاتا ہے۔ انگوٹھے لگوائے جاتے ہیں اور بڑے بڑے ماہرین انگوٹھے کے نشانوں کی شناخت کے لئے موجود ہیں۔

آؤ ذرا غور کریں۔ کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے وعدوں کے متعلق کیا نمونہ پیش کیا ہے۔

اہل مکہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو (خاکم بدہن) شہید کرنے کے لئے پورا اہتمام کر لیتے ہیں۔ اور آپ نہایت معجزانہ طور پر بچکر مدینہ پہونچ جاتے ہیں۔ تو اہل مکہ کی خصومت اور بھی بڑھ جاتی ہے اور آپ اور مسلمانوں کے خلاف پہلے بدر۔ پھر احد اور بعد میں جنگ خندق کے ہنگامے برپا کر کے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کی آزمائش اور عملاً ان کا لوہا مان چکے تھے۔ اور ان کے دلوں پر اسلام کا رعب بڑی حد تک بیٹھ چکا تھا۔ اسی اثنا میں ایک رویا کی بناء پر آنحضرت صلعم پندرہ سو مسلمانوں کی جمعیت کے ساتھ بیت اللہ کے عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اہل مکہ کو جب معلوم ہوا۔ تو قدرتاً گھبرائے چنانچہ انہوں نے صلح کی پیشکش کی۔ اور حدیبیہ کے مقام پر صلح کی بات چیت ہونے لگی۔ اگرچہ اہل مکہ کے زعم کی رسی تو جل چکی تھی۔ مگر ابھی بل نہیں گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے صلح کی شرائط ایسی پیش کیں۔ کہ اگر بالمقابل اللہ تعالےٰ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے۔ تو یقیناً مکہ کی سرزمین ہی خون سے لالہ زار بن جاتی۔ بلکہ اہل مکہ میں سے شاید کوئی زندہ نہ بچتا۔ شرائط میں سے مختصراً ایک یہ تھی۔ کہ اس سال عمرہ نہ ادا کیا جائے۔ اور اہل مکہ میں سے کوئی مسلمان ہوکر مدینہ چلا جائے تو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی مدینہ کے مسلمانوں میں سے مکہ چلا آئے تو واپس نہیں کیا جائے گا۔ آخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ شرائط منظور کر لیں اور ابھی لکھی نہ گئی تھیں۔ کہ ایک نہایت جانکاہ واقعہ پیش آیا۔ اہل مکہ کی طرف سے جو صلح کے لئے وفد آیا تھا۔ اس کا سربراہ سہیل تھا۔ اس کا لڑکا ابوجندل مسلمان ہو چکا تھا۔ لیکن اہل مکہ نے اسے پابہ زنجیر کر رکھا تھا۔ وہ کسی طرح حدیبیہ پہنچ گیا۔ اور فریاد کرنے لگا۔ مسلمان پہلے ہی شرائط صلح کی وجہ سے کچھ غمگین تھے۔ یہ سانحہ دیکھ کر ان کے دل بے قابو ہو گئے اور پندرہ سو تلواریں میانوں میں بے قرار ہو گئیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ یہی تھا۔ کہ اے ابوجندل ہم معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کرسکتے۔ تم کو واپس جانا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کوئی سبیل پیدا کر دے گا۔"

آجکل کوئی بڑے سے بڑا رحم دل اور مخیر جرنیل بھی یہ فیصلہ سنکر ششدر رہ جائے گا۔ وہ مسلمان جو اپنی تلوار کا لوہا اہل مکہ سے منوا چکے ہوئے تھے۔ اس فیصلہ کو سنکر خاموش ہو گئے یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر کہ قربانیاں کر دی جائیں۔ کچھ دیر تک بالکل تذبذب ہو کر رہ گئے۔ اور جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود قربانی نہ کی۔ کسی مومن کا دل اس طرف مائل نہ ہوا۔ یہ فیصلہ بظاہر اتنا دل شکن تھا۔ کہ وہ مسلمان جو آنحضرت صلعم کے ایک اشارے پر آگ میں کود جانا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ آج کچھ متردد ہو گئے تھے۔ سیدنا حضرت عمر فاروق نے تو یہاں تک جرأت کر ڈالی کہ پوچھ لیا کہ کیا ہم سچائی پر نہیں ہیں۔ اور کیا آپ خدا تعالےٰ کے رسول نہیں ہیں۔ پھر کیوں اس قدر دب کر صلح کی جائے؟ لیکن بعد میں آپ کو بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے جو اس کو "فتح مبین" قرار دیا ہے۔ یونہی نہیں تھا۔ کیا اس سے بڑھ کر پابند عہد کا نمونہ کسی قوم کی تاریخ میں ملتا ہے یاد رہے کہ پندرہ سو مسلمانوں کی تلوار کوئی معمولی چیز نہ تھی۔ یہ انہی کی تلوار تھی جنہوں نے جنگ بدر میں ہزار کے مقابل صرف ۳۱۳ سے ناقابل فراموش فتح حاصل کی تھی۔ جنہوں نے جنگ احزاب میں عرب کے بڑے بڑے قبیلوں کی طاقت کا کچومر نکال دیا تھا۔ سو پندرہ سو تلوار اگر اس وقت مکہ میں داخل ہونا چاہتی۔ تو اسے کون روک سکتا تھا؟ لیکن اس پندرہ سو تلوار کا کمانڈر رحمۃ للعالمین تھا:

اللھم صلّ علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں ؛

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

"هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ"

(از مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

احسان کے لغوی معنے کسی کے ساتھ نیکی کرنے کے ہیں۔ اور اصطلاحی معنے قرآن مجید سے یہ معلوم ہوتے ہیں کہ:-

"بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسنٌ فلہٗ اجرہٗ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون"(سورۃ بقرہ ع ۱۲)

یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص بھی اپنی تمام طاقتیں اور قوتیں اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دے اور اس کی توجہ ہر دم خدا تعالیٰ کی طرف لگی رہے۔ وہی محسن ہے اور اس کے لئے اس کے رب کے ہاں اجر ہے اور ایسے لوگوں کو آئندہ کے متعلق کسی قسم کا خوف نہ ہوگا۔ اور نہ وہ اپنے کسی سابقہ نقصان پر غمگین ہونگے"۔

گویا قرآن مجید کی رو سے محسن وہی شخص ہے جس کی قلبی توجہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف منعطف رہتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا حاصل کرنے کے ذرائع اور اسباب کو کام میں لاتا رہتا ہے۔ اور احکام الٰہی کے بجا لانے میں کسی قسم کی سستی اور کوتاہی نہیں دکھاتا۔

حدیث شریف میں اس کی تشریح اس طرح بیان ہوئی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام انسان کی شکل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تشریف لائے۔ اور آپ سے چند باتیں دریافت کیں۔ اور خود ہی ان کی تصدیق فرمائی چنانچہ سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے یہ پوچھا کہ "اسلام" کیا ہے؟ پھر "ایمان" کے متعلق سوال کیا پھر فرمایا:-

"فاخبرنی عن الاحسان"

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا:-

"ان تعبد اللّٰہ کانک تراہٗ فان لم تکن تراہٗ فانہٗ یراک"۔ (متفق علیہ و مشکوۃ المصابیح کتاب الایمان ص۱۱)

یعنی احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طور پر کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے پس اگر تجھے یہ مقام اور یہ مرتبہ حاصل نہیں تو کم از کم ایمان اور اخلاص کے لحاظ سے تجھے یہ درجہ حاصل ہونا چاہیئے کہ تو یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے"۔

معلوم ہوا کہ رؤیت الٰہی کا مقام احسان کہلاتا ہے۔ اور یہ مقام اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو اپنے دنیاوی کاموں پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو مقدم رکھتا ہے اور اپنے اعمال و اخلاق اور کردار اور عبادات کو سنوارنے کی متواتر کوشش کرتا ہے اور اپنی عبادت و ریاضت اور ذکر و فکر میں استقلال اور استقامت اختیار کرتا ہے۔ اور پھر یہ ایمان رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق خالق مالک سمیع بصیر ہے۔ اس کی نظر ہر دم اپنے بندوں کے افعال و اقوال پر ہے۔ اور وہ اعمال صالحہ کا بہترین اجر دیتا ہے اس صورت میں اس کے اندر ایسا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے کہ تمام برائیوں کو بیزار ہو کر ترک کر دیتا ہے اور ہر قسم کی نیکی کو پوری دلچسپی اور اخلاص کے ساتھ اختیار کرنے کی توفیق پاتا ہے یعنی اس کی مساعی اور جدوجہد کے نتیجہ اور جزا کے طور پر اللہ تعالیٰ اسے احسان کا مقام عطا فرماتا ہے۔ یعنی اپنے دیدار اور اپنی گفتار کی نعمت سے نوازتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

"والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللّٰہ لمع المحسنین"۔

یعنی جو لوگ ہمیں پانے کے لئے پوری جدوجہد اختیار کرتے ہیں۔ تو ہم ان کو منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ محسنوں کے ساتھ ہے"۔

گویا انسان کو اللہ تعالیٰ کی معیت اسی وقت حاصل ہوتی ہے۔ جب وہ اپنی کوششوں کی بنا پر محسن بن جاتا ہے اور محسن کی حالت اس وقت نصیب ہوتی ہے جب تمام جدوجہد اللہ تعالیٰ کے اخلاق اور اس کی صفات کو اپنانے میں صرف کرتا ہے۔ اور اس کی ساری کی ساری زندگی اس ارشاد الٰہی کا آئینہ ہوتی ہے کہ

"قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین"۔ (سورۃ انعام رکوع آخر)

یعنی تو ان سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

یعنی جب کوئی شخص اپنی زندگی کا مقصد اور غائت اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول اور اس کا کامل تعلق قائم کرنا بنا لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنے احسان اور فضل و کرم اور رحمت و برکت کی چادر سے ڈھانپ لیتا ہے۔ اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ:-

"ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ فبای آلاء ربکما

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلسہ سالانہ کی غرض

۱۔ حضورؑ اپنے اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مندرجہ آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:-

"اس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر یک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے۔ اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں۔ اور معرفت ترقی پذیر ہو"۔

۲۔ "صرف طلب علم اور مشورہ امداد اسلام اور ملاقات اخوان کیلئے یہ جلسہ تجویز کیا ہے۔

۳۔ ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ .... یہ وہ امر ہے جس کی خاص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر خدا کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

۴۔ نشان آسمانی کے ٹائیٹل پیج پر اس جلسہ کی یہ غرض بیان فرماتے ہیں:-

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للّٰہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں"۔

۵۔ ایک عارضی فائدہ ان جلسوں کا یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں تودد و تعارف ترقی پذیر ہوگا"۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

تکذّبٰن" (سورہ رحمٰن رکوع آخر)
یعنی کیا احسان کی جزا احسان کے سوا کچھ اور بھی ہو سکتی ہے؟ پس بتاؤ تو سہی تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے۔ اللہ تعالےٰ اس آیت کریمہ میں اپنے اس انعام کا ذکر فرماتا ہے کہ جو انسان بھی احسان کا طریق اختیار کرے گا۔ یعنی اس طور پر خدا تعالیٰ کی عبادت اور مجاہدات کرے گا کہ اس کو یقین کامل ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نظر ہر وقت اسی پر ہے اور پھر اپنے یقین اور ایمان میں اتنی ترقی دے گا کہ گویا ہر دم اللہ تعالےٰ کا مشاہدہ کر رہا ہے تو اللہ تعالےٰ بھی اس کی جزا اور بدلہ اور اجر میں وہ طاقت اور وہ مرتبہ عطا فرماتا ہے۔ جو احسان کی غائت ہے۔ یعنی رویتِ الٰہی دیدارِ الٰہی۔ گفتارِ الٰہی۔ رضائے الٰہی اللہ تعالےٰ اپنی محبت اور اپنے قرب کی وجہ سے اسے روحانیت میں ایسا کمال تام بخشتا ہے کہ اپنے پاک الہامات اور رویاء صادقہ اور کشوف مطہرہ سے نوازتا ہے۔ اور الٰہی نشانات اور تجلیات پے درپے ظہور میں آتی ہیں اور فرشتے نازل ہو کر بشارتیں دیتے ہیں کہ

الاتخافوا ولا تحزنوا
وابشروا بالجنّة

التی کنتم توعدون۔
نحن اولیاءکم فی
الحیوٰۃ الدنیا وفی
الاخرۃ۔ ولکم فیھا
ما تشتھی انفسکم
ولکم فیھا ماتدّعون۔
نزلاً من غفور رحیم
(سورہ حٰم سجدہ ع۴)

یعنی تم کو آئندہ کے متعلق کسی قسم کا خوف نہ ہو اور نہ کسی پچھلی غلطی کا غم کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تمہارے دوست ہیں۔ اور اس میں جو کچھ تمہارا جی چاہے گا ملے گا۔ اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو ملے گا اور بخشنے والے اور بار بار رحم کرنے والے خدا تعالےٰ کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہو گا۔ ایسے ہی دوستوں کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

ان اللہ یحب المحسنین۔
اللّٰھم اجعلنا منھم یا ارحم
الراحمین واخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العٰلمین

پروگرام ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
بر موقعہ جلسہ سالانہ

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر موجود ہوں۔

۲۔ جماعتوں کے نام کے سامنے جو وقت درج کیا گیا ہے۔ جماعتیں اس کا پورا خیال رکھیں کہ وقت مقررہ کے اندر ان کی جماعت ملاقات ختم کرلے۔ امراء ضلع اس کے مطابق ہی احباب کو لانے کے ذمہ دار ہوں گے۔

۳۔ جو جماعت کسی اچانک پیش آنے والی مجبوری کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی۔ اسکو ۲۹ر دسمبر ۵۸ء کو موقع دینے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ نہیں ہوگا کہ مقررہ پروگرام کے مطابق دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے۔

۴۔ وقت مقررہ درج کردہ کی پابندی نہایت ضروری ہے امید ہے کہ انتظامی دقتوں کے پیش نظر احباب جماعت پورا تعاون فرمائینگے

۵۔ ملاقات روزانہ صبح ۸½ بجے اور شام کو ۶½ بجے شروع ہوا کرے گی۔ لہذا وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ پہلے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ملاقاتیوں کا پہنچ لازمی ہے۔

۶۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ناحال کمزور ہے۔ اس لئے احباب پرسکون طور ترتیب کے ساتھ ملاقات کرنے کا خاص خیال رکھیں۔

۷۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے احباب کا تعارف ملاقات کے وقت پاس بیٹھ کر کرواتے جائیں۔ اور جب دوسری جماعت کے احباب کی ملاقات شروع ہو تو اس جماعت کے امیر یا صدر کے لئے خالی کر دیں۔

۸۔ بیعت کرنے والے احباب مقررہ تاریخوں کو صبح ۸½ بجے اور شام کو ۶½ بجے دفتر میں تشریف لاکر اپنے نام درج کروائیں۔

۲۶ر دسمبر صبح ۸½ بجے جمعہ

جماعتہائے حیدرآباد و خیرپور ڈویژن ۱۵ منٹ
" بہاولپور ڈویژن بہاولنگر رحیم یارخاں ۱۵ "

۲۶ر دسمبر شام ۶½ بجے

جماعتہائے پشاور ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن ۲۰ منٹ
" منٹگمری شہر و ضلع ۲۰ "
" گوجرانوالہ " " ۳۰ "
" آزاد کشمیر ۸ "
" شیخوپورہ شہر و ضلع ۲۰ "

۲۷ر دسمبر صبح ۸½ بجے ہفتہ

جماعتہائے راولپنڈی شہر و ضلع ۱۲ منٹ
" ملتان شہر و ضلع ۲۲ "
" جہلم " " ۱۵ "

۲۷ر دسمبر شام ۶½ بجے

جماعتہائے سیالکوٹ شہر و ضلع ۵۰ منٹ
" میانوالی " " ۳ "
" کیمبل پور " " ۵ "
" لاہور " " ۲۳ "

۲۸ر دسمبر صبح ۸½ بجے اتوار

جماعتہائے گجرات شہر و ضلع ۵
" منظفر گڑھ " " ۵
" ایسٹ پاکستان ۵

۲۸ر دسمبر شام ۶½ بجے

جماعتہائے ڈیرہ غازیخاں شہر و ضلع ۱۰ منٹ
بیعت ۱۰ منٹ
جماعتہائے کراچی شہر و مضافات ۲۵ منٹ
" کوئٹہ ڈویژن و قلات ۳
" جھنگ " ۵

۲۹ر دسمبر صبح ۹ بجے

جماعتہائے لائلپور شہر و ضلع ۴۰ منٹ
" سرگودھا " " ۳۰

بیعت ۱۰ منٹ
جماعتہائے ہندوستان
" بیرونی ممالک ۵

پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

ضروری اطلاع

"جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دوکانوں کی درخواستیں افسر صاحب جلسہ سالانہ کے نام معہ سفارش صدر صاحب مقامی پندرہ دسمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد آنیوالی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ یاد رہے۔ یہ اجتماع خالصتہً مذہبی ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر درخواست کنندہ کو اجازت دی جائے۔"
(ناظر امور عامہ)

دعائے مغفرت

محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم کاہلوں سکنہ چک ۱۱ پھوہڑ ڈسانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بتاریخ ۲/۱۲/۵۸ بوقت دس بجے شب سول ہسپتال لائلپور میں رسولی کے اپریشن کے نتیجہ میں اپنے مالک حقیقی سے جاملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ میرے ماموں جان چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سکنہ لائلپور اور برادرم مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب منیجر محمود آباد اسٹیٹ سندھ کی خوشدامن تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار فرزند چوہدری بشیر احمد صاحب۔ چوہدری رشید احمد صاحب۔ چوہدری مقبول احمد صاحب اور چوہدری نصر اللہ خاں صاحب اور تین لڑکیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ نماز جنازہ مورخہ ۳/۱۲/۵۸ کو قبل از نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا عرض ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ورثاء کا حافظ و ناصر ہو۔
(صلاح الدین احمد ناظم جائیداد)

درخواست دُعا

بندہ کا بھتیجا خالد محمود آٹھ نو روز سے بعارضہ بخار بہت بیمار ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(منیر احمد کاتب ربوہ)

اسلام کے ابتدائی عہد کا پاکیزہ معاشرہ

غیر مسلم مؤرخین کا اعتراف

(از مکرم [illegible] اسلام صاحب - ربوہ)

ملک کی خوشگوار فضا تمدن و معاشرت کے صحیح اصولوں پر مبنی ہوتی ہے اور یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ تمدن و معاشرت کے صحیح اصولوں کی بنیاد آج سے چودہ سو برس قبل اسلام نے ہی رکھی تھی

اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں نے فاران کی چوٹیوں سے آفتاب اسلام کے طلوع ہوتے ہی آفتاب رسالت حضرت رسول عربی ؐ کی تیز کرنوں کے نیچے اپنے آپ کو ڈال دیا جس کے نتیجہ میں ان پیکران اخلاق و انسانیت کا کردار ہی دنیا کے لئے مشعلِ راہ ہے - انہوں نے دنیا کو نہ صرف آداب انسانیت سے آشنا کیا بلکہ اعلےٰ درجہ کے تقدس طہارت اور پر امن بخش شہریت کے اصول و قواعد بھی ان کے ذریعے ظاہر ہوئے ۔

اسلام نے نہ صرف شہریت کا بلند معیار پیش کیا بلکہ مسلمانوں کی ذہنیت و کردار کو بھی اتنا بلند کر دیا تھا کہ دنیا کی مہذب سے مہذب کہلانے والی اقوام اسلام کے ابتدائی عہد کے پاکیزہ تمدن و معاشرہ اور بلند اخلاق اور نظریات کی معترف ہیں -- پاکیزہ اور پر امن شہریت کے بانی اعظم حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہی خطۂ عرب اور اس کا نواحی علاقہ نہ صرف وحشیانہ جرائم و مظالم اور بد اخلاقیوں سے پاک و صاف ہو گیا - امن و تہذیب اور انسانیت اور روحانیت کا بے نظیر گہوارہ بن گیا ۔ گھناؤنے اعمال اور بد امنی اور فتنہ جدال و قتال کی بجائے عجیب امن افروز شہریت کے خوشنما مناظر نظر آنے لگے - وہی ملک عرب جو قبل اسلام دنیا کا سب سے غیر مہذب اور وحشی خطہ مشہور تھا - وہ نبیؐ امی حضرت محمد عربی ؐ کی بے مثال قوت قدسیہ کی بدولت قیامت تک کی نسل آدم کے لئے نہ صرف مہذب و مطہر ترین شہریت کا مشعل بردار ٹھہرا ۔ بلکہ شہریت سے بھی بلند چیز یعنی عرفانی روحانیت کا بے مثال معلم ثابت ہوا دنیا کی موجودہ تہذیب و معاشرت اور نظر فریب شہریت کا اگر تجزیہ کیا جائے اور ان مراحل ماضی کا بھی تجزیہ کیا جائے جن میں سے گذرتی ہوئی دنیا تہذیب و تمدن اور شہریت کے موجودہ ارتقائی مقام تک پہنچی ہے نیز اس کی بنیادی اقدار کو معلوم کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ موجودہ تہذیب کے جو بھی اچھے پہلو ہیں وہ اسلام اور حضرت رسول اسلام ؐ اور اس کے اولین تعلیم یافتہ مسلمانوں سے ہی لئے گئے ہیں - مسلمانوں نے عالمگیر امن و اتحاد اور بہترین تمدن و معاشرہ اور پر امن و پاکیزہ شہریت کے قیام کے لئے بے مثال قربانیاں دیں - یورپ کا مشہور مؤرخ ایڈورڈ گبن رقمطراز ہے ۔

"سب غیر متعصب لوگ تسلیم کریں گے کہ محمد کا دین جس کے ذریعہ انسانوں کے خون کے بدلے نماز اور صدقہ و خیرات کا اجراء ہوا - اور جس نے عداوت اور دائمی جھگڑوں کی جگہ نیامی اور حسن معاشرت کی ایک روح پھونک دی - اور جس کا اسی وجہ سے بہت بڑا اثر شائستگی پر پڑا ہو گا مشرقی دنیا کے لئے ایک برکت اور حقیقی رحمت تھا - ہمیں اس بات پر اعتقاد اور یقین کرنا پڑتا ہے کہ آخرکار مذہب اسلام سے انسان کو بہت سے عظیم الشان فوائد ملیں گے"

اسی طرح جان ڈیوٹ لکھتا ہے

"یہ بات بھی تسلیم کرنی چاہیئے کہ تمام علوم سائنس اور ہیئت و فلسفہ اور ریاضی جو دوسری صدی میں یورپ میں جاری ہوئے تھے وہ ابتداءً علماء سے حاصل ہوئے تھے اور خصوصاً اندلس کے مسلمان یورپین فلسفہ کے موجد خیال کئے جاتے ہیں - اس لئے یورپ اسلام کا ممنون احسان ہے"

چیمبرز انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے

"مذہب اسلام کا وہ حصہ جس میں بہت کم تغیر و تبدل ہوا ہے - اس مذہب کا نہایت کامل اور دلکش پہلو ہے - اس سے ہماری مراد قرآن کریم سے ہے - بے انصافی - جھوٹ - بغض و عناد - انتقام - غیبت - استہزاء - طمع و حرص - اسراف عیاشی - بے اعتباری و بے اعتمادی - بدگمانی یہ چیزیں نہایت قابل مذمت قرار دی گئی ہیں - نیک نیتی - فیاضی - خلوص - شرم و حیا - صبر اور تحمل و بردباری - کفایت شعاری سچائی اور راست بازی - ادب اور تہذیب باہمی صلح اور سچی محبت و اخلاص اور سب سے پہلے خدا پر ایمان لانا - اور اس کی رضا پر توکل کرنا یہ سب چیزیں ایک مومن کی اور سچے مسلمان کی علامت بتائی گئی ہیں - ہم اس بات پر غور نہیں کر سکتے کہ اسلام نے کل انسانوں کے لئے کیا کیا - لیکن اگر ٹھیک ٹھیک جائزہ لیا جائے - تو یورپ میں علوم و فنون کی ترقی میں اسلام کا ہی حصہ ہے - مسلمان علی العموم نویں صدی سے تیرھویں صدی تک وحشی یورپ کے لئے روشن ضمیر معلم کہے جا سکتے ہیں"

یورپ کا مشہور مؤرخ تھامس کارلائل اپنے لیکچر ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ Heroes & Hero worship میں بیان کرتا ہے کہ :-

"اسلام آنے کے بعد پہلی ملک عرب اس کے ذریعہ زندہ ہوا - عرب قوم گلہ بانوں کی غریب قوم تھی - اور جب سے دنیا چلی آتی ہے عرب قوم اور عرب کے چٹیل ریگستانی میدانوں میں پھرا کرتی تھی اور دنیا کا کوئی شخص اسے بالکل نہ جانتا تھا - اس قوم میں ایک اولوالعزم پیغمبر اپنے کلام کے ساتھ مبعوث کیا گیا جس پر دیانت داری سے اعتقاد رکھتے تھے - اب دیکھو کہ وہ چیز جسے کوئی نہ جانتا تھا وہ تمام دنیا میں اس اولوالعزم رسول ؐ کی بدولت کس قدر مشہور و معروف ہو گئی اور چھوٹی سی چیز کتنی بڑی ہو گئی کہ ایک صدی کے اندر ہی اس کے ایک طرف غرناطہ تھا تو دوسری طرف دہلی تھی - اس کی عظمت و شجاعت کی تجلی اور اس کے عقل و شعور کا نور زمانہ ہائے دراز تک دنیا کے ایک بڑے حصہ تک چمکتا رہا ایمان و یقین ایک بڑی چیز ہے - اور قوموں میں زندگی کی روح پھونک دینے والی چیز ہے - جب کوئی قوم کسی بات پر اعتقاد لے آتی ہے تو اس کی امنگیں بلند اور خیالات بار آور ہوں گے - اور اعتقاد روح کو رفیع الشان عظمت دینے والی چیز بن جاتی ہے - یہی عرب تھا اور یہی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تھا اور یہی صرف ایک صدی کا زمانہ تھا - مگر جب اس ملک میں ایک چنگاری پڑی تو دیکھو کہ اس ریگستان سے اٹھنے والا شرارہ کس زور شور سے نیلے آسمان تک جا پہنچا اور اس کے شعلوں میں تبدیل ہو گیا - جنہوں نے دہلی سے غرناطہ تک کی کائنات کو جگمگا دیا - یہ کہا جا سکتا ہے کہ مسلمان عرب نویں صدی سے لے کر تیرھویں صدی تک جاہل یورپ کے روشن دماغ معلم رہے ہیں"

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد و بارک و سلم ؛

طالبات اپنے سرٹیفکیٹ حاصل کر لیں

جن طالبات نے مڈل کا امتحان ۱۹۵۸ء تک یا میٹرک کا امتحان ۱۹۵۷ء تک نصرت گرلز سکول سے پاس کرنے کے بعد اپنا مڈل یا میٹرک کا سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کیا - وہ جلد از جلد ہیڈ مسٹریس سے اپنا اپنا سرٹیفکیٹ (محکمانہ سند) حاصل کر لیں ؛

(ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول - ربوہ)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ بھیرہ کے جملہ ممبران محترم قریشی محمد شفیع صاحب ریٹائرڈ اوورسیر متوطن بھیرہ کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں - اور آپ کے لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں - نیز مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرتے ہیں - آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین اور مخلص ترین صحابہ میں سے ہونے کا شرف حاصل تھا - حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے خاص اور قریبی رشتہ داری بھی تھی - سلسلہ احمدیہ کی دیگر خدمات کے علاوہ آپ کی آخری دنوں کی قربانی قابل ذکر ہے - آپ نے اپنی جدی اراضی سکنی پانچ مرلہ تقریباً ملحقہ احمدیہ مسجد نور بھیرہ مسجد مذکور کی توسیع کے لئے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے حق میں باقاعدہ رجسٹری کر کے ہبہ کر دی ہے - جزاکم اللہ احسن الجزاء دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کے بیٹوں اور پوتوں کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

فضل الرحمٰن بی اے - بی ٹی

سیکرٹری جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

مغربی افریقہ کے ایک احمدی نوجوان کی وفات

مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ کی قرارداد تعزیت

۳ دسمبر کو غانا (مغربی افریقہ) سے یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ مکرم بشیر بن صالح صاحب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم تقریباً پانچ سال قبل ۱۹۵۳ء میں اپنے ملک سے ہزاروں میل کی مسافت طے کر کے ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آئے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر چودہ برس کی تھی۔ آپ اپنے والد کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ آپ کے چچا عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے کی وجہ سے آپ کے ربوہ بھجوائے جانے کے سخت مخالف تھے۔ مگر مرحوم کا شوق اور آپ کے والد محترم کی انتہائی خواہش کا نتیجہ تھا کہ ان کے چچا اس راہ میں مزاحم نہ ہو سکے۔ چنانچہ آپ ۱۹۵۳ء میں اپنے ایک اور عزیز مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب کے ہمراہ ربوہ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آ گئے۔ تقریباً چار سال آپ انتہائی ذوق اور شوق سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔ علاوہ تعلیمی مشاغل کے کھیلوں میں بھی خاصی دلچسپی رکھتے تھے۔ اور سالانہ کھیلوں کے موقعہ پر بعض اوقات امتیازی پوزیشن بھی حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۵۶ء کی گرمیوں میں اچانک آپ کو دماغی عارضہ لاحق ہو گیا۔ مقامی طور پر علاج معالجہ کیا گیا۔ مگر دن بدن آپ کی بیماری بڑھتی چلی گئی جس پر آپ کو واپس بھجوا دینے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ جون ۱۹۵۷ء میں آپ واپس اپنے ملک چلے گئے۔ وہاں جا کر آپ کو افاقہ نہ ہوا، بیماری بدستور رہی۔ اور آخر کار جان لیوا ثابت ہوئی۔ آپ ۲۶ نومبر ۵۸ء کو ۱۹ برس کی عمر میں اپنے اعزاء و اقرباء کو داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۴ دسمبر ۱۹۵۸ء کو مجلس علمی جامعہ احمدیہ نے اپنے ایک اجلاس میں مرحوم کی وفات پر ذیل کی قرارداد پاس کی۔ اس قرارداد کی ایک کاپی مغربی افریقہ کے احمدیہ اخبار The Truth اور ایک کاپی مرحوم کے والد صالح صاحب کو بھی جو اشانٹی میں صوبائی امیر ہیں بھجوائی گئی۔

"مجلس علمی کے تمام ممبران اپنے بھائی بشیر بن صالح آف غانا (مغربی افریقہ) کی اس ناگہانی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کی مختصر زندگی کے چار سال ربوہ کی مقدس سرزمین میں جامعہ احمدیہ میں حصول تعلیم کے سلسلہ میں ہمارے ساتھ گزارے ہیں۔ آپ کی کم سخن، سادہ مزاج اور سب سے بڑھ کر شخصیت کی یاد آج ہمارے دلوں کو مغموم کر رہی ہے۔ مجلس علمی کے تمام ممبران مرحوم کے والدین اور اقرباء کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان کے اس رنج میں برابر کے شریک ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے اقرباء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔"

(ممبران مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ)

جلسہ سالانہ پر پشاور سے اسپیشل ٹرین کا مجوزہ انتظام

امسال جلسہ سالانہ پر پشاور چھاؤنی سے ربوہ کے لئے بواسطہ کندیاں ایک اسپیشل ٹرین ۲۴ دسمبر کی شام کو چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس کی خط و کتابت متعلقہ افسران ریلوے سے کی جا رہی ہے۔ اس لئے جماعتہائے پنڈی۔ نوشہرہ۔ مردان۔ کیمبل پور۔ جنڈ۔ اور کندیاں وغیرہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔ احباب کرام کی سہولت کے لئے یہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ متعلقہ جماعتیں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پشاور

تصحیح بابت چندہ مسجد جرمنی

الفضل مورخہ ۲۰-۱۱-۵۸ کے صفحہ ۶ پر شائع شدہ فہرست مسجد جرمنی کے نمبر شمار ۳۵۸ میں مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ کی طرف سے مسجد جرمنی کے لئے ۱۵۰/- روپیہ کی وصولی دکھائی گئی ہے۔ وہ دراصل مکرم ایم۔ اے۔ رشید صاحب کسٹم کلکٹر کوئٹہ کی طرف سے مبلغ ۱۵۰/- روپیہ وصول ہوئے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ اعلان مذکورہ بالا میں تصحیح فرمائی جائے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

خدام الاحمدیہ کے لئے خدمت کا موقعہ

الفضل مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء پڑھ چکے ہیں۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کے لئے ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ خدام الاحمدیہ کا کام ہی خدمت کرنا ہے۔ لیکن حضور کی ہدایت کے بعد تو یہ کام اور بھی اہم ہو جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر مختلف قسم کے فرائض کی بجا آوری میں معاونین کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ہر قسم کے احباب کی ضرورت ہوگی۔ میں جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنی جماعت میں سے جلسہ سالانہ پر آنے والے خدام کی فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں جلد تر بھجوا دیں۔

نام خادم ۔۔۔ عمر ۔۔۔ صحت ۔۔۔ تاریخ بیعت ۔۔۔ کس قسم کی ڈیوٹی دے سکتے ہیں۔ یہ امر واضح رہے کہ بیرونی جماعت سے آنے والے احباب کی ڈیوٹیاں ایسی جگہ لگائی جاتی ہیں کہ وہ تقاریر پوری طرح سن سکتے ہیں۔ اس لئے اس طرف سے بے فکر رہیں۔

یہ فہرستیں پندرہ دسمبر ۵۸ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ ایسے خدام جن کے نام اس فہرست میں درج ہوں وہ ۲۳ دسمبر ۵۸ء تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ میں اپنے آنے کی اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی ڈیوٹی انہیں بتا دی جائے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کیا آپ کے ہاں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہے؟

جماعت احمدیہ کی آئندہ ترقی کا بہت کچھ انحصار احمدی بچوں کی صحیح تربیت اور ان میں دین کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنے پر ہے۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہمارے بالغ نظر امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس اطفال قائم فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ:۔

"خدام الاحمدیہ کی ایک شاخ ایسی بھی کھولی جائے جس میں پانچ چھ سال کی عمر سے لے کر چودہ پندرہ سال کی عمر تک کے بچے شامل ہو سکیں۔"

(الفضل ۲۲ اپریل ۳۸ء)

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کی گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب اس کی اہمیت کو محسوس فرمائیں۔ اور جہاں جہاں بھی خدام الاحمدیہ کی تنظیم قائم ہے۔ وہاں مجلس اطفال الاحمدیہ بھی قائم کریں۔ اور یوں اپنے بچوں کی مناسب تربیت کا انتظام کر کے اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ ربوہ)

ترمیم شدہ ضابطہ ۴۲ کا گوشوارہ شائع کر دیا گیا

گوشوارے میں مندرج اشیاء کی قیمتوں پر ۱۶ دسمبر سے عمل ہوگا

کراچی ۸ دسمبر مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خاں نے کل مارشل لاء کا جو ترمیمی ضابطہ ۴۲ نافذ کیا تھا آج اس کا گوشوارہ اشاعت کے لئے اخبارات کو مہیا کر دیا گیا۔ اس گوشوارہ میں مندرج اشیاء کی قیمتوں پر سولہ دسمبر ۱۹۵۸ء سے عملدرآمد ہوگا۔

مارشل لاء کے ترمیمی ضابطہ ۴۲ کا گوشوارہ درج ذیل ہے۔

کیٹگری ۱ ۔ (۱) کاغذ (۲) ٹائر ٹیوبیں (۳) گھر استعمال کا المونیم اور لوہے کا انیمل شدہ سامان (۴) کپڑے دھونے اور نہانے کا صابن (۵) کم سن بچوں کے لئے غذائی اجناس ۔ گلوکوز اور منجمد دودھ (۶) ایکس رے فلمز (۷) سلے سلائے کپڑے (۸) سوتی دھاگہ ہر قسم (۹) بوٹ پالش (۱۰) ہوزری (۱۱) بسکٹ اور کنفکشنری (۱۲) بیوٹیج (۱۳) پینٹ و وارنش (اور انیمل) (۱۴) چھاپہ کی سیاہی (۱۵) سٹیشنری بشمول پنسل ۔ سلیٹ اور سلیٹ پنسل (۱۶) سلائی کی مشینیں (۱۷) پلاسٹک کی مصنوعات (۱۸) بجلی کا سامان (۱۹) چمڑے کا سامان (۲۰) کٹلری (۲۱) پیسٹ بورڈز ۔ کارڈ بورڈز ۔ اور سٹرا بورڈز (۲۲) متفرق پروڈیوز بشمول فروٹ مربے ۔ جیلی وغیرہ (۲۳) ٹائلٹ کی ضروریات (ہر قسم) (۲۴) عمارتی لکڑی اور کھیلوں کے سامان کے لئے لکڑی (۲۵) وائرز اینڈ کیبلز (۲۶) سوڈا ایش (۲۷) تیزاب گندھک

کیٹگری ۲ ۔ (۱) پیٹنٹ ڈرگز اینڈ میڈیسنز (ماسوائے یونانی ۔ ہومیو پیتھک اور آیورویدک ادویہ کے) (۲) جوتے وغیرہ (۳) امیونیشن (کارتوس گولیاں وغیرہ) (۴) ازبسٹوس سیمنٹ شیٹس (۵) بیٹریاں (۶) ربڑ کی بنی ہوئی اشیاء (۷) انجن موٹریں (۸) شیشے کی بوتلیں اور مرتبان (۹) ٹیکسٹائل کے متفرقات (۱۰) فاؤنٹن پن (۱۱) غیر آہنی دھاتیں (۱۲) ہارڈ ویئر (۱۳) ٹریکٹر اور ٹیلر وغیرہ (۱۴) غیر آہنی دھاتوں سے بنی ہوئی اشیاء (۱۵) سینیٹری (بینڈ) مادرن دیر فٹنگز مع گلیزڈ ٹائلز (۱۶) گھریلو استعمال کے ریفریجریٹر ۔ ائرکنڈیشنرز اور متعلقہ سامان (۱۷) ویکیوم فلاسکس (تھرموس وغیرہ) (۱۸) فلوروسینٹ ۔ الیکٹرک ٹیوبز (۱۹) ٹائپ رائٹرز (۲۰) سائیکلوں سے متعلقہ سامان و پرزے (۲۱) پیٹنٹ غذائیں (۲۲) کیمیکلز (۲۳) پگمنٹس اور ڈائی کلرز (۲۴) چمڑہ رنگنے کی اشیاء اور دوسرے رنگ (۲۵) کاسٹک سوڈا (۲۶) نیل السی (۲۷) ضروری روغنیات ۔

عام کتابیں ؛ تیرہ آنے فی شلنگ اور سوا پانچ روپے فی ڈالر
فنی کتابیں ؛ ساڑھے بارہ آنے فی شلنگ اور پانچ روپے دو آنے فی ڈالر ۔

رسائل و جرائد کے ایک روپیہ دو آنے فی شلنگ ۔ اور سات روپے فی ڈالر

(۳) میکانکی ذرائع سے چلنے والے وہیکلز اور ٹریکٹرز کے فالتو پرزے ۔ مینوفیکچرز کی پرائس لسٹ کی پرچون قیمت یا بندرگاہ کی قیمت کے ۵۰ فی صد (جو بھی کم ہو) سے زیادہ قیمت پر فروخت نہیں کئے جاسکیں گے

(۴) اس ضابطہ کے تحت مقررہ کردہ قیمتوں کے علاوہ ریل کا کرایہ ۔ مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان اخراجات بار برداری اور ہینڈلنگ وغیرہ کے دوسرے اخراجات شامل کرنے کی اجازت ہوگی ۔ لیکن یہ اخراجات بندرگاہ کی قیمت یا ایکس مل قیمت پر اڑھائی فی صد سے زیادہ نہیں ہونے چاہئیں ۔ تاہم چنگی اور محصول (اگر کوئی ہوں) کے اخراجات شامل کرنے کی اجازت ہوگی ۔

کیٹگری ۳ ۔ (۱) بساطی کا سامان اور ملمزی (۲) آتشیں اسلحہ (۳) فائبر بورڈ ۔ ہارڈ بورڈز اور انسولیٹنگ بورڈز (۴) شیشے کی چادریں اور پلیٹیں (۵) کراکری اور شیشے کا سامان (۶) ریڈیو و متعلقہ سامان (۷) لیبارٹری میں استعمال کے شیشے کی اشیاء اور کیمیکلز (۸) گراموفون ریکارڈز (۹) فوٹوگرافی کا سامان اور خام فلمیں (۱۰) کافی (۱۱) مصالحے ۔ الائچی ۔ دارچینی لونگ ۔ سیاہ مرچ وغیرہ ۔ (۱۲) فنشس (۱۳) پالش اور مرکبات (۱۴) تمباکو نوشوں کی ضرورت کی اشیاء (۱۵) شکار کا سامان (۱۶) میکانکی اور تعلیمی کھلونے (۱۷) نقلی زیورات (۱۸) کلاک (۱۹) بیٹری کے پتے ۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو ۔ تو وہ دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز میں اطلاع کر دے ۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۵۱۵۳ میں گلزار بیگم زوجہ میاں ولی محمد قوم منہاس راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گنج مغلپورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ۔ میرا حق مہر مبلغ دو صد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ضلع جھنگ کرتی ہوں ۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ یعنی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی میری ماہوار آمد کوئی نہیں ۔

العبد : نشان انگوٹھا از ست گلزار بیگم زوجہ میاں ولی محمد صاحب ۔

گواہ شد : ولی محمد بقلم خود خاوند موصیہ مذکور

گواہ شد : غلام محمد پرویز سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ ۔ لاہور

نمبر ۱۵۱۵۵ میں امۃ الرشید زوجہ چوہدری محمد صادق قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بھوڑ چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ -/۱۵۰۰ روپیہ ہے ۔ جو کہ بذمہ خاوند ہے ۔ زیور طلائی وزن ایک تولہ قیمت -/۱۱۵ روپیہ ہے ۔ کل میزان -/۱۶۱۵ روپیہ ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔

اگر اس کے بعد اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی ۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ۔ راقم الحروف امۃ الرشید زوجہ چوہدری محمد صادق ۔

الامۃ : امۃ الرشید

گواہ شد : محمد صادق خاوند موصیہ

گواہ شد : سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۔

نمبر ۱۵۱۵۴ میں فضل دین ولد چراغ دین قوم راجپوت پیشہ دوکانداری عمر پینتیس ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن غلہ منڈی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد درج ذیل ہے ۔ میری سکنی زمین پانچ مرلہ محلہ دارالنصر ربوہ میں واقع ہے جس کی موجودہ قیمت ۱۸۷/۸ روپے ہے ۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ۔ مجھے بذریعہ دکانداری تیس روپے ماہوار آمد ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد اور جائیداد مذکورہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں ۔ نیز بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو ۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی

العبد فضل دین ولد چراغ دین غلہ منڈی دارالرحمت غربی ربوہ ۲۰-۱۱

گواہ شد محمد سعید پنشنر صدر دارالرحمت غربی

گواہ شد رشید احمد ولد نور حسین دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۵۱۵۶ : میں محمد حسین شاہ ولد غلام حسین شاہ قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۳۹ء ساکن محب پور ڈاکخانہ خاص تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸/۱۰/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں میں مدرس ہوں اور میری موجودہ تنخواہ مبلغ ۸۱/۴ روپیہ اور مبلغ -/۳۰ روپیہ مہنگائی الاؤنس کل مبلغ -/۱۱۱ روپیہ ماہوار ہے ۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں اگر اس کے بعد آمدن میں کوئی اضافہ ہوا تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دی جائے گی ۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ۔ خاکسار قریشی محمد حسین شاہ حال اول مدرس پرائمری سکول چک ۳۵ شمالی چک ۲۴ شمالی براستہ بھلوال سرگودہا ۔

گواہ شد : قریشی محمد سعید احمدی وصی ۸۰۵۰ منیجر اجناس سٹور ڈاکخانہ ۲۴ شمالی براستہ بھلوال ضلع سرگودہا ۔ گواہ شد : عبدالرحمن مولوی فاضل آف بجوکہ نزیل مسجد احمدیہ سرگودہا بلاک (۱)

خان عبدالصمد اچکزئی کو چودہ سال قید سخت

تحریری یقین دہانی پر سزا تین سال رہ جائے گی

کوئٹہ ۹ دسمبر خاص فوجی عدالت نے خان عبدالصمد خان اچکزئی کو ملک دشمن سرگرمیوں کے جرم میں چودہ سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ اور مارشل لا کے ناظم میجر جنرل حق نواز نے اس سزا کی توثیق کر دی ہے۔ تاہم اگر خان عبدالصمد اچکزئی نے تین سال کی سزا پانے کے بعد یہ تحریری وعدہ کیا کہ وہ آئندہ کسی ملک دشمن سرگرمی میں حصہ نہیں لیں گے۔ تو ان کی چودہ سال قید اس یقین دہانی پر تین سال قید میں تبدیل کر دی جائے گی۔

خان عبدالصمد اچکزئی کو یہ سزا تین ارکان پر مشتمل کوئٹہ کی خاص فوجی عدالت نے سنائی ہے کوئٹہ میں قیام کے دوران خان اچکزئی کے مکان سے تلاشی پر جو قابل اعتراض کتابیں برآمد ہوئی تھیں انہیں ضبط کر لیا گیا ہے۔ دوسری کتابیں انہیں واپس کر دینے کا حکم دیا گیا ہے عدالت نے کل یہ حکم بھی دیا کہ خان اچکزئی کے مکان سے جو چھ سو آٹھ فولادی ٹوپیاں برآمد ہوئی تھیں انہیں بھی ضبط کر لیا جائے۔ اس سے پہلے زون کے مارشل لا ایڈمنسٹریٹر میجر جنرل حق نواز خان نے خاص فوجی عدالت کے اس فیصلہ کی توثیق کر دی ہے۔

کل پشاور کی ایک فوجی عدالت نے حکومت مغربی پاکستان کے ایک سابق نائب وزیر محمد یوسف مہمند کو تین سال قید سخت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں یوسف مہمند کو مزید دو سال قید سخت بھگتنا ہو گی مسٹر یوسف مہمند اکتوبر کے تیسرے ہفتہ میں پشاور سے گرفتار کئے گئے تھے۔ ان پر مارشل لا کے ضابطوں کے تحت گندم اور عوامی ضرورت کی دوسری اشیاء کی ذخیرہ اندوزی وغیرہ کے الزامات میں مقدمہ چلایا گیا۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال بہادر جھنگ باختیار سپیشل کلکٹر

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع خانپور تحصیل شورکوٹ

امیر۔ اللہ دتہ۔ پہلوان۔ خان سلطان محمود پسران محمد۔ مسماۃ جیندا بی بی بیوہ ماچھیا۔ شمیر۔ کبیر پسران ماچھیا۔ اللہ دتہ نابالغ بولایت گیر برادر حقیقی مسماۃ ستاں مسماۃ فتح بی بی دختران ماچھیا۔ حسن ہدایت پہلوان پسران احمد سیال سکنہ خانپور تحصیل شورکوٹ بنام جندارام ولد ٹھاکر داس۔ گنڈا رام۔ جیٹھا رام پسران دتہ رام غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۲ کا ۵/۸ ۹۸/۶ بقدر ۱-۳۱/ ۱ کنال مطابق جمعبندی سال ۵۷-۱۹۵۶ء موضع خانپور۔

مقدمہ بالا میں جندارام وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں۔ جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں ان پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۲/۱۲/۵۸ کو بوقت صبح ۹ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر آکر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۲/۵۸ ؍ ا کو بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(دستخط) **سپیشل کلکٹر جھنگ** — مہر عدالت

ناردرن ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۱۵ دسمبر ۱۹۵۸ء کے دو بجے دن تک نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فی صدی کی نرخ کے سربمہر ٹنڈر مقررہ فارموں پر (جو اس دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم تاریخ مذکور کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں) مطلوب ہیں۔ آمدہ ٹنڈر اسی روز (۱۵ دسمبر ۱۹۵۸ء کو) دو بجے بعد دوپہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نوعیت کام	تخمینہ لاگت معہ سنٹیج پرسنٹیج	زر ضمانت جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل
(i) لائلپور ریلوے ہسپتال میں فلش سسٹم کی تعمیر	۵۰۰۰/- روپے	۱۰۰/- روپے	ایک ماہ
(ii) لائلپور میں افسران کی کوٹھیوں اور ریسٹ ہاؤس میں فلشنگ کے انتظامات کی تکمیل	۱۰۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے	دو ماہ

(۳) وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں ۱۵ دسمبر ۱۹۵۸ء سے قبل اپنے نام اس فہرست میں اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے درج کروا سکتے ہیں۔ اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

(۴) مفصل شرائط، ہدایات اور نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ ہائے لاگت وغیرہ بہ دفتر سے روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ ادارہ ریلوے اس بات کا پابند نہیں کہ وہ کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور یا بضرور منظور کرے زر ضمانت جناب ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۵ دسمبر ۱۹۵۸ء سے قبل جمع کروا دینا ٹھیکیداروں کے لئے مفید ہوگا۔

ٹنڈروں میں پرسنٹیج ریٹ کو ہندسوں اور الفاظ دونوں میں درج ہونا چاہئے۔ مشروط و مبہم نرخ قابل نامنظوری ہوں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور